کشف المحجوب

(کلام المرغوب)

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری

المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق تخریج و تدوین جدید

ڈاکٹر خالق داد ملک ڈاکٹر طاہر رضا بخاری

مکتبہ شمس و قمر

کشف المحجوب

(کلام المرغوب)

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری

المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق تخریج و تدوین جدید

ڈاکٹر خالق داد ملک
ڈاکٹر طاہر رضا بخاری

مکتبہ شمس و قمر
جامعہ حنفیہ غوثیہ بھاٹی چوک لاہور
0345-4666768,0322-4973954

کتاب : کشف المحجوب (کلام المرغوب)

مصنف : حضرت سیّد علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخشؒ

مترجم : علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری

تحقیق، تخریج وتدوین جدید: ڈاکٹر خالق داد ملک، چیئرمین شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی

ڈاکٹر طاہر رضا بخاری، ڈائریکٹر جنرل مذہبی امور اوقاف پنجاب

باہتمام : قاری محمد عارف سیالوی، مہتمم جامعہ حنفیہ غوثیہ لاہور

نگران : صاحبزادہ محمد طاہر شہزاد سیالوی، چیئرمین مکتبہ شمس وقمر

حافظ محمد کاشف جمیل، منیجنگ ڈائریکٹر مکتبہ شمس وقمر

کمپیوٹر ورک : طاہر مقصود

سال اشاعت : فروری ۲۰۱۲ء / ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ

تعداد : 500

ناشر : مکتبہ شمس وقمر، جامعہ حنفیہ غوثیہ، بھاٹی چوک لاہور

0345-4666768 0322-4973954

چھٹا باب

ملامت

فصل:

مشائخ طریقت کے ایک گروہ نے راہِ ملامت کو بھی پسند کیا ہے اور انہوں نے ملامت کے طریقے کو خلوص و محبت میں مؤثر عظیم مانا ہے اور ملامت کے ساتھ مردانِ خدا اور اہلِ حق بالعموم متفق ہیں۔ خصوصاً پیشوایانِ اُمتِ رسولِ کریم ﷺ جو امام و پیشواءِ اہلِ حق تھے اور ان سے بلند وہ پیش رو محبان تھے، اُس وقت تک نیک نام رہے جب تک دلیلِ حق کا ظہور اور وحی آتی رہی۔ مگر جب لباسِ محبت و عشق پہنایا گیا تو لوگوں کی طرف سے اُن کے حق میں زبان ملامت دراز ہوگئی۔ بعض نے کہا: جادوگر ہیں، کاہن ہیں۔ کسی جماعت نے کہا: شاعر ہیں۔ کسی نے کہا مجنون ہیں۔ کوئی کہنے لگا کاذب ہیں اور مثل اس کے بہت سی بدلگامی کی گئی مگر اللہ جل شانہٗ نے اُن کی تعریف میں فرمایا:

﴿لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾(۱)

''وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہیں کرتے۔ یہ اللہ کا فضل ہے کہ جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ بڑا وسیع العلم ہے۔''

اور سنتِ الٰہیہ بھی کچھ یہی ہے کہ جو اُسے یاد کرے اُس کے ذکر کو سنائے، عالم اس کی ملامت میں مشغول ہو جاتا ہے اور اس کے اندورنی رازِ مخفی کی نگہداشت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ درحقیقت غیرتِ الٰہیہ ہے کہ اپنے محبوبوں کو غیروں کے دیکھنے سے بچالیتا ہے تاکہ کوئی آنکھ اُس کے جمالِ باطنی پر نہ پڑے اور اس کی حقیقتِ حسن کو اس سے بھی مخفی فرمادیتا ہے تاکہ وہ اپنا جمال باکمال دیکھ کر مغرور نہ ہو جائیں اور آفتِ عجب وتکبّر میں نہ پڑیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے عوام کو اُن پر چھوڑا ہے تاکہ وہ ان پر زبانِ ملامت دراز کرتے رہیں اور نفسِ لوام ان کے اندر مرکب کیا ہے تاکہ انہیں ان کی کوتاہی پر ملامت کرتا رہے اور کسی فروگذاشت ہو جانے پر وہ اپنے پر ملامت کریں بلکہ اگر نیکی بھی کریں تو اس کے کم ہونے پر ملامت کریں اور یہ

۱۔ سورۃ المائدۃ: ۵۴

اس سے اثبات ملامت واضح ہے۔

ایسا ہی ایک حکایت میں امام اعظم رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے۔اس کتاب میں جس جگہ ان کا ذکر ہوگا انشااللہ وہاں لکھوں گا اور ابو یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپؒ سفر حجاز سے تشریف لائے تو منادی کرادی گئی اور لوگوں میں شہرہ ہوا کہ بایزید تشریف لائے ہیں۔شہر کے لوگ جمع ہوئے اور برائے استقبال شہر سے باہر آئے تاکہ اعزاز و اکرام کے ساتھ شہر میں لائیں۔بایزید رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کی آمد و رفت سے اُن کی طرف مشغول ہوئے اور محسوس فرمایا کہ اب دل بھی تقربِ حق سے بعید ہو رہا ہے۔پریشان ہوگئے (تو آپ نے یہ حیلہ بنایا کہ) جب وسط شہر میں تشریف لائے تو ایک ٹکیہ روٹی کی نکال کر برسرِ راہ کھانا شروع فرمادی۔عوام میں اس حالت سے منافرت پیدا ہوگئی اور آپؒ کو تنہا چھوڑ کر چل دیئے۔اس لیے کہ یہ واقعہ رمضان شریف میں ہوا۔حضرت بایزیدؒ نے اپنے اس مرید سے فرمایا جو آپ کا ہم سفر تھا، کہ دیکھا تو نے! ایک مسئلہ پر شریعتِ مطہرہ کے، مَیں نے عمل کیا تو لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا اور آزاد کردیا (یعنی مسئلہ شرعی یہ ہے کہ مسافر اگر بحالتِ مسافرت روزہ نہ رکھے تو اس پر گناہ نہیں۔وہ ان روزوں کی قضا دوسرے ایام میں کرسکتا ہے) اور مَیں یعنی علی بن عثمان جلابی (رضی اللہ عنہ) کہتا ہوں کہ اس حالت میں حصولِ ملامت کے لیے ایک بُرا فعل ہونا بھی بہتر تھا اور کوئی چیز خلافِ عادت ظاہر کرنا مناسب، لیکن آج وہ زمانہ ہے کہ اب اگر چاہے کہ لوگ اس کو ملامت کریں تو یہی کافی ہے کہ کہہ دے، جا! اور دو رکعت نفل لمبے کرکے پڑھ یا اپنے دین کو مضبوطی سے تھام اور اتباع مکمل کر۔تو آج عوام میں اس کہنے سے تجھے علی الفور منافق اور ریاکار کہہ دیں گے۔

لیکن وہ شخص جس کا طریقہ ترک ہے اور اس کی وجہ میں وہ کوئی بات خلافِ شریعت اختیار کرکے کہتا ہے کہ میں یہ ملامت کا طریقہ اختیار کرتا ہوں تو یہ صراحتاً گمراہی، وضاحتاً آفت اور ہوسِ کاذب ہے اور اس زمانہ میں ایسے بہت ہیں کہ اُن کا مقصود لوگوں کے رَدّ کرنے سے اُن کا رجحان اپنی طرف بڑھانا ہے حالانکہ ردِ خلائق کرنا اسے زیبا ہے جو پہلے مقبولِ بارگاہ ہوچکا ہو، تو اس کے رَدّ کرنے سے عوام اس کے اُس رویہ کا رَدّ کرنے لگتے ہیں۔

اور جو پہلے ہی مقبول بارگاہ نہیں، وہ اگر لوگوں سے مجتنب رہے اور رَدِ خلائق کرنے کا تکلف کرے تو یہ یقیناً لوگوں کو اپنی طرف رجوع کرنے کا بہانہ ہوگا۔

مجھے ایک مصنوعی ملامتی سے سابقہ پڑا۔مَیں نے دیکھا کہ وہ کسی خراب فعل میں مرتکب تھا اور اس فعل پر ملامت کو عذر بنا رکھا تھا۔ایک شخص نے اسے کہا کہ یہ بہانہ لغو ہے۔مَیں نے اُسے